موبائل ریپئرنگ کے کام کی اجرت لینے کا حکم

مجیب: ابو حفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2904

تاریخ اجراء: 18 محرم الحرام 1446ھ /25 جولائی 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرا موبائل ریپئرنگ کا کام ہے، اگر کوئی شخص میرے پاس موبائل ٹھیک کروانے آتا ہے، اور کہتا ہے کہ میرا موبائل بند ہو گیا ہے، اِسے ٹھیک کر دو، اب میں اس کا موبائل اوزار وغیرہ سے کھولوں لیکن اس میں کوئی نئی چیز ڈالے بغیر ہی اُسے ٹھیک کر دوں تو کیا اس کام پر میں پیسے لے سکتا ہوں یا نہیں، جبکہ میں نے اسے صحیح کرنے کیلئے کوئی چیز اس میں نہیں ڈالی؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

جھوٹ اور دھوکہ بہر صورت حرام ہے، بقیہ تفصیل یہ ہے کہ موبائل ریپئرنگ کے کام میں موبائل کھولا جاتا ہے، آلات وغیرہ کے استعمال سے اُسے ٹھیک کیا جاتا ہے، ضروری نہیں کہ ہر طرح کی ریپئرنگ میں کاریگر اپنے پاس سے کوئی چیز ڈال کر ہی اسے ٹھیک کرے، بلکہ یہ خرابی کی نوعیت کے اعتبار سے ہوتا ہے، بعض دفعہ کاریگر کبھی اپنے پاس سے کوئی چیز اس میں لگا کر اُسے ٹھیک کرتا ہے، اور بعض دفعہ کسی چیز کے لگائے بغیر ہی اس کی مرمت وغیرہ کرکے اُسے ٹھیک کر دیتا ہے، ظاہر ہے کہ موبائل کھولنے، اُسے چیک کرنے، اس کی مرمت کرنے میں کاریگر اپنی مہارت کا استعمال کرتا ہے، اس کام میں اس کا وقت بھی صرف ہوتا ہے، لہذا یہ باقاعدہ ایک قابل اجارہ ایسی منفعت ہے جس کے بدلے اجرت لینا شرعاً جائز ہے۔ اس تفصیل کی روشنی میں واضح ہوتا ہے کہ اگر آپ کے پاس کوئی شخص موبائل ٹھیک کروانے آتا ہے، اور آپ اس کے موبائل کو کھول کر اس میں کوئی چیز لگائے بغیر ہی اپنی مہارت سے اس کی خرابی کو ٹھیک کر دیتے ہیں، تو اس صورت میں آپ اِس کام پر ضرور اجرت لے سکتے ہیں، یہ اجرت لینا آپ کیلئے شرعاً جائز ہے، البتہ اس میں دھوکہ سے کام نہ لیا جائے یعنی اگر کاریگر کو معلوم ہو کہ اس میں کسی چیز کے ڈالنے کی ضرورت نہیں، ویسے ہی یہ ٹھیک ہو جائے گا، تو اب کاریگر، گاہک سے جھوٹ نہ کہے کہ اس میں فلاں فلاں چیز ڈالنی ہو گی، بلکہ جو

کام ہے وہ اس کے سامنے واضح کر دے، اور اس کے بدلے اجرت پہلے سے ہی طے کر لے کیونکہ اجرت کے بدلے موبائل ریپئر کرنا، عقد اجارہ ہے اور اجارے میں کام اور اس پر اجرت کا پہلے سے ہی معلوم و متعین ہونا ضروری ہوتا ہے۔

جو منفعت شریعت اور عقل و شعور رکھنے والے لوگوں کی نظر میں قابل اجارہ ہو، تو اس منفعت کے بدلے اجرت لی جاسکتی ہے، چنانچہ اجارے کی تعریف میں منفعت مقصودہ کے متعلق تنویر الابصار مع در مختار میں ہے:"(ھی تملیك نفع) مقصود من العین (بعوض) ملتقطاً" ترجمہ: ایسی منفعت جو عین شے سے مقصود ہو، اس کا عوض کے بدلے مالک بنا دینا اجارہ کہلاتا ہے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ در مختار کی عبارت "مقصود من العین" کے تحت فرماتے ہیں:"ای فی الشرع ونظر العقلاء" یعنی شریعت اور عقلاء کی نظر میں وہ منفعت، منفعتِ مقصودہ ہو۔ (درمختار مع ردالمحتار، کتاب الاجارۃ، ج 6، ص 4، دار الفکر، بیروت)

بدائع الصنائع میں ہے:"ومنہا ان تکون المنفعۃ مقصودۃ یعتاد استیفاؤھا بعقد الاجارۃ ویجري بھا التعامل بین الناس" ترجمہ: اجارے کی شرائط میں سے ایک یہ بھی ہے کہ منفعت مقصودہ ہو کہ عادتاً عقد اجارہ سے اس منفعت کا حصول کیا جاتا ہو اور لوگوں کے مابین اس پر عمل جاری ہو۔ (بدائع الصنائع، کتاب الاجارۃ، ج 4، ص 192، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اجارے میں منفعت اور اجرت کا معلوم و متعین ہونا ضروری ہے اور یہ اجارے کی شرائط میں سے ہے، چنانچہ در مختار میں ہے:"وشرطھا: کون الاجرۃ والمنفعۃ معلومتین لأن جھالتھما تفضی المنازعۃ" ترجمہ: اور اجارے کی شرط تو وہ منفعت اور اجرت دونوں کا معلوم ہونا ہے، کیونکہ ان دونوں کی جہالت جھگڑے کی طرف لے جاتی ہے۔ (درمختار مع ردالمحتار، ج 6، ص 5، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم